jk"Vªh; mnwZ Hkk"kk fodkl ifj"kn

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

Tel: No.: 011-49539000
Fax No.: 011-49539099

Website.: www.urducouncil.nic.in
E-mail.:publicrelation.ncpul@gmail.com
: urduduniyancpul@yahoo.co.in

National Council for Promotion of Urdu Language
Ministry of Human Resource Development
Government of India

فروغ اردو بھون
Farogh-e-Urdu Bhawan
FC-33/9, Institutional Area
Jasola, New Delhi-110025

Dated:30/09/2020

گاندھیائی فکر وفلسفہ کو عملی زندگی میں شامل کرنے کی ضرورت: پروفیسر شاہد اختر

گاندھی جی کے افکار کی آفاقیت ہر دور میں برقرار رہے گی: شیخ عقیل احمد

گاندھی جی کے افکار وتعلیمات کو موجودہ حالات کے پس منظر میں سمجھنے کی ضرورت: پروفیسر بسوجیت

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام 'عصرِ حاضر میں گاندھی کی معنویت' کے موضوع پر آن لائن لیکچر

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام مہاتما گاندھی کے یومِ پیدائش کی مناسبت سے 'عصرِ حاضر میں گاندھی کی معنویت' کے موضوع پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پروفیسر بسوجیت داس کے آن لائن خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت کونسل کے وائس چیئرمین پروفیسر شاہد اختر نے کی۔ انھوں نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ گاندھی ازم سمپل لیونگ اور گریٹ تھنکنگ کا نام ہے۔ اس صدی میں جبکہ اخلاقی وسماجی سطح پر بے شمار خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں ایسے میں گاندھی جی کے نظریات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ غربت کے خاتمے، مذہبی انتہاپسندی، اخلاقی بحران اور صارفیت کے عام مزاج سے نمٹنے کے لیے بھی گاندھی جی کے فکر وفلسفہ پر عمل کرنا ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ خدمتِ خلق اور سماجی کاموں کو انجام دینے کے لیے بھی ہمیں گاندھی جی کے پیغامات وتعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ انھوں نے کہا کہا گاندھی جی کے افکار کو پوری دنیا میں پہنچانے کی ضرورت ہے۔

اس سے قبل تعارفی خطاب کرتے ہوئے کونسل کے ڈائریکٹر شیخ عقیل احمد نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا اور موضوع کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مہاتما گاندھی کے نظریات میں سب سے زیادہ اہمیت اَہنسا یعنی عدم تشدد کے نظریے کو حاصل ہے، جسے انھوں نے باضابطہ ایک طرزِ حیات قرار دیا اور پوری زندگی اس پر مضبوطی سے عمل پیرا رہے۔ انھوں نے کہا کہ موجودہ دور میں ہم ایسی سچویشن میں پہنچ چکے ہیں کہ ہر کسی کو دوسرے سے خطرہ ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ دنیا صرف طاقتوروں کے رہنے کی جگہ ہے۔ اس ماحول میں گاندھی جی کے افکار وفلسفے کی معنویت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ سیاسی وسماجی افراتفری اور عالمی بحران کے اس دور میں ہمیں نہ صرف گاندھیائی فکر وفلسفہ کو سمجھنے بلکہ اسے برتنے اور عملی زندگی میں شامل کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

انھوں نے کہا کہ گاندھی جی نے عملی زندگی میں صفائی پر بھی خاص زور دیا اور تاحیات اس کی تبلیغ کرتے رہے۔ مودی حکومت نے ملک کی تعمیر وترقی کے تعلق سے جہاں دیگر اہم اقدامات کیے ہیں وہیں 'سوچھتا ابھیان' کی شروعات کی، جس کے تحت ملک بھر کے شہریوں کو صفائی کے سلسلے میں بیدار کیا گیا اور گاندھی جی کے پیغام پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی۔ وزیر اعظم نے خود اس مہم کی شروعات کی اور پورے ملک میں اس تحریک کو پھیلایا گیا جس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ مودی حکومت نے اپنے دیگر کئی اہم منصوبوں کی شروعات گاندھی جی کے نظریے اور فلسفے سے متاثر ہوکر کی ہے۔ ڈاکٹر عقیل نے کہا کہ زبان کے تعلق سے بھی گاندھی جی کا ایک واضح نظریہ تھا اور انھوں نے مادری زبان کے تحفظ وفروغ پر خاص توجہ دی۔ مادری زبان کے تعلق سے گاندھی جی بہت حساس تھے اور کسی بھی حال میں نہ تو وہ اپنی مادری زبان سے دست بردار ہونا چاہتے تھے اور نہ ہی دوسروں کو اس حق

سے محروم کیے جانے کے قائل تھے۔ مودی حکومت نے مادری زبان کے تعلق سے گاندھی جی کے نظریے کو خاص اہمیت دیتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی مرتب کی ہے اوراس کے نافذ ہونے کے بعد بچوں کو پانچویں کلاس تک لازمی اور آٹھویں کلاس تک اختیاری طور پر مادری زبان میں تعلیم دینی ہوگی۔

پروفیسر بسوجیت نے اپنے لیکچر میں گاندھی جی کی زندگی اور فلسفہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور آج کے عہد میں گاندھی کے افکار کی معنویت پر بصیرت افروز گفتگو کی۔انھوں نے کہا کہ گاندھی جی مذہب کو ایک درخت مانتے تھے اوران کا کہنا تھا کہ دنیا کے تمام مذاہب اسی درخت کی شاخیں ہیں،لہذا مذہب انسان کا انفرادی معاملہ ہے اسے سیاسی اور قومی معاملات میں خلط ملط نہیں کرنا چاہیے۔اسی وجہ سے گاندھی جی کا نظریہ تھا کہ جدید ہندوستان کی بنیاد کسی مذہب پر نہیں ہونی چاہیے بلکہ عوامی فلاح و بہبود پر ہونی چاہیے۔ پروفیسر بسوجیت نے کہا کہ گاندھی جی کے افکار میں مرحلہ وار ترقی ہوئی ہے اورانھیں اسی اعتبار سے دیکھنا اور پڑھنا چاہیے۔انھوں نے کہا کہ زبان کے معاملے میں بھی ان کا نظریہ واضح تھا اور وہ زبان کو تہذیب وثقافت اور خیالات وافکار کے اظہار کا ذریعہ سمجھتے تھے۔وہ جدید تقاضوں اور ضروریات سے آگاہ تھے اور اسی کے مطابق لکھتے اور بولتے تھے۔گاندھی جی نے سودیشی کو فروغ دینے اور قومی معیشت کی ترقی کے لیے بھی عملی اقدامات کیے جن میں کھادی موومنٹ کو غیر معمولی اہمیت حاصل تھی۔ پروفیسر موصوف نے کہا کہ گاندھی جی کا تصورِ قومیت فرد کی بیرونی آزادی سے زیادہ داخلی آزادی پر زور دیتا ہے،ان کی زندگی اور افکار ونظریات کو آج کے پس منظر میں سمجھنے اوران پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

(رابطہ عامہ سیل)